REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

۶ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۳ر

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۱۴ احسان ۱۳۳۸ ہش ۔ ۱۴ جون ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۱۴۰

عید کی قربانیوں کے متعلق ضروری اعلان

خواہشمند دوست فوری توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

بعض دوست گزشتہ سالوں میں میرے دفتر کے ذریعہ عید الاضحیہ کی قربانی کرواتے رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ امسال بعض مجبوریوں کی وجہ سے میں اس کے متعلق الفضل میں بروقت اعلان نہیں کروا سکا۔ اور اب وقت بے حد تنگ ہے۔ بہرحال اب بھی جو دوست وقت پر اطلاع دے سکیں۔ اور فوری طور پر روپیہ بھجوا سکیں۔ انہیں بلا توقف میرے دفتر میں پچیس روپے فی قربانی کے حساب سے روپیہ بھجوا دینا چاہیئے۔ عید انشاء اللہ ۱۸ جون بروز جمعرات ہوگی۔ اور سنت نبوی کے مطابق عید کی قربانیاں جمعرات جمعہ اور ہفتہ کے دن ہو سکیں گی۔ گو حضرت مسیح موعود کے فتوے کے مطابق کسی خاص مجبوری کی صورت میں استثنائی حالات میں اس کے بعد بھی ہو سکتی ہیں۔ پس جو دوست میرے دفتر کے ذریعہ قربانی کروانا چاہیں۔ انہیں اس بارے میں فوری توجہ دینی چاہیئے۔ اس کے بعد موقعہ نکل جائے گا۔ فقط

خاکسار :- مرزا بشیر احمد

ربوہ ۱۲ جولی ۱۹۵۹ء

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ جون ۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو حرارت کی شکایت گو پہلے کی نسبت کم ہے مگر اب بھی روزانہ ہو جاتی ہے۔ اور طبیعت میں بے چینی کی کیفیت رہتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ اور خطبہ دیا۔ خطبہ میں آپ نے قرآن نبوی اذکروا موتاکم بالخیر کے تحت سلسلہ احمدیہ کے محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی نمایاں خدمات کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔ اور اس امر پر زور دیا۔ کہ اگرچہ محترم خان صاحب مرحوم بعد میں آئے۔ لیکن اپنی خدمات کی وجہ سے آپ نے وہ مقام حاصل کیا جو السابقون الاولون کا مقام ہے۔ اور اس طرح آپ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے مصداق قرار پائے

دوران خطبہ میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے درد و الحاح اور خشوع و خضوع کے ساتھ ہر آن دعائیں جاری رکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ چنانچہ نماز جمعہ کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت درجہ عاجزی اور تضرع کے ساتھ اجتماعی دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور کام والی بے حد لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

احباب خاص التزام اور درد و الحاح سے حضور کی صحت یابی اور درازی عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۳ جون۔ ٹیلیفون لائن خراب ہونے کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح مری سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں جاری رکھیں تا ہمارا قادر خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام عوارض کو دور فرما کر جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین ۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر آرٹس، پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کلاسز کا داخلہ ۱۱ جون سے شروع ہے۔ ۲۵۰ سے اوپر نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کو پوری فیس کی رعائت ہے۔ بشرطیکہ کوئی اور وظیفہ حاصل نہ کیا ہو۔ فارم داخلہ کے ہمراہ پروویژنل سرٹیفکیٹ اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ (اصل کاپی) پیش کئے جائیں۔ انٹرویو کا وقت ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہے۔ پراسپکٹس اور فارم دفتر کالج سے حاصل فرمائیں ۔

(پرنسپل)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۵۹ء

فحاشی کی روک تھام

خبر ہے کہ سنگاپور کے وزیر داخلہ مسٹر ینگ بون نے سنگاپور کے سات اخبارات کے لائسنس اور ایک ڈراما کمپنی کے لائسنس اس بنا پر ضبط کر لئے ہیں۔ کہ وہ فحش کی اشاعت کرتے ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ نوآبادیاتی حکومت کے دور میں نہ صرف ہمیں اقتصادی اور پولیٹیکل دور سے لوٹا گیا ہے۔ بلکہ ہماری ثقافت پر بھی ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ آئندہ فحش کی اشاعت کے تمام ذرائع مسدود کر دینے کی پالیسی پر عمل کیا جائے گا۔ اور تمام ان سرگرمیوں کو روک دیا جائے گا۔ جو صحت مند معاشرہ اور ثقافت کی نشو ونما میں رکاوٹ ڈالتے ہیں ؛

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ وہی یورپ جس نے اس زمانہ میں علوم وفنون کے راستے صاف کئے ہیں۔ اور جو مشرق ومغرب میں سائنس فلسفہ اور دیگر علوم کی روشنی پھیلا رہا ہے۔ وہی یورپ تفریح کے روپ میں ان ممالک میں فحاشی کی لعنت بھی عام کرنے میں خاص پارٹ ادا کرتا ہے۔ مشرقی اقوام خاصکر جنوب مشرقی اقوام پر اس کا بہت برا اثر ہوا ہے۔ آپ کسی جنوب مشرقی ملک کے کسی ساحلی شہر کی سیر کریں۔ تو آپ کو دنیا ہی اور نظر آئے گی۔ کیبروں اور شراب خانوں کی بہتات کی وجہ سے یہ علاقے بالکل مغربی ممالک کا عکس معلوم ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ یورپین یہاں یا وہاں جو کچھ کرتے ہیں۔ اکثر ہوش وحواس قائم رکھ کر کرتے ہیں لیکن مشرقی ذہنیت جو زیادہ جذباتی واقع ہوئی ہے خطرناک طور پر متاثر ہوتی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ عیاشی اور فحاشی کو یہاں عمداً اس لئے بھی رواج دیا گیا ہو۔ کہ ملکی باشندے ہوش وحواس سے عاری رہ کر یورپ کو لوٹ کھسوٹ کا زیادہ سے زیادہ موقعہ دیں۔

یہ وبا سنگاپور ہی میں نہیں۔ بلکہ تمام مشرقی ممالک میں آگ کی طرح پھیلتی جا رہی ہے۔ اور خود ہمارا ملک جو مذہب کی وجہ سے اس سے کسی حد تک بچا رہا ہے۔ روز بروز دیگر ممالک کے نقش قدم پر بڑھتا چلا جا رہا ہے جس کو اب سب لوگ بری طرح محسوس کرنے لگے ہیں۔ اس لئے یہ توقع بے جا نہیں ہے۔ کہ ہماری حکومت بھی اس طرف فوری توجہ مبذول کرے اور سنگاپور کے وزیر داخلہ کے تتبع میں ایسی تمام باتوں کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ جس سے ملک میں فحاشی کو تقویت پہنچ سکتی ہے ؛

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ موجودہ حکومت اس طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔ پچھلے دنوں اس نے چند ایسے اخبارات کراچی میں بند کروا دیئے ہیں۔ اور غیر ملکی لٹریچر پر جس میں ہیجان پیدا کرنے والی تصاویر چھپتی ہیں پابندی لگائی ہے۔

اس ضمن میں ہم پھر ایک بار توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ہمارے اخبارات کو جرائم کی خبریں بڑی احتیاط سے شائع کرنی چاہئیں۔ کیونکہ جس طرح بری تصاویر سے برا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح بری تحریروں کا بھی خطرناک اثر ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں ایک معاصر نے بھی ایک اداراتی نوٹ شائع کیا تھا۔ جس میں مغویہ کے نام وپتہ درج کرنے کے خلاف لکھا گیا ہے۔

اگرچہ مغویہ وغیرہ کا نام وپتہ شائع کرنے سے واقعی متعلقین کو نقصان پہنچتا ہے اور اس حد تک یہ نوٹ قابل تعریف ہے لیکن محض نام وپتہ دبانے سے خبر کا جو برا اثر نوجوانوں پر پڑتا ہے۔ وہ باقی رہتا ہے اور وہ فائدہ نہیں ہوتا۔ جو ایسی خبروں کو سرے سے شائع نہ کرنے سے ہو سکتا ہے۔ قبیح اثر کے لحاظ سے اصل خطرناک چیز تو خبر کی نوعیت ہے۔ اس لئے اگرچہ معاصر مذکور نے بڑی حد تک اپنے نوٹ کے مطابق عمل کیا ہے۔ تاہم ابھی اس میں ایسی خبریں گاہ بگاہ ضرور شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن کا سوائے برے نمونے کے کوئی فائدہ معاشرہ کو نہیں پہونچ سکتا۔ لیکن معاصر کے سوا باقی اخبارات نے تو اس طرف بالکل توجہ نہیں دی۔ اور وہ حسب سابق ایسی خبریں خاص طور پر نمایاں کر کے شائع کئے جاتے ہیں ؛

پہلے پہلے ہمارے اخبارات ایسی خبروں سے مبرا ہوتے تھے۔ کوئی واقعہ خاص طور پر سنسنی پیدا کرنے والا ہوتا تو شائع کیا جاتا۔ ایسی استثنائی صورتوں میں اشاعت کا زیادہ نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن آجکل تو کوئی اردو اخبار ایسا نہیں ہے۔ جس میں سات آٹھ بلکہ اس سے بھی زیادہ جرائم کی خبریں روزانہ نہ شائع ہوتی ہوں ؛

ایسی خبریں یقیناً ہمارے ملک میں جرائم کی افزائش کا باعث ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہم پھر اخبارات سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی خبریں شائع کرنے میں کافی احتیاط سے کام لیں۔ اور جرائم کے واقعات کو خبر بنا کر اچھالنے کے رواج کو ترک کر دیں۔ اس احتیاط سے ملک وقوم کی ذہنیت کو صحت مند ماحول میں نشو ونما پانے کا موقعہ حاصل ہوگا۔ اور یقیناً جرائم کی بڑھتی ہوئی رو رک جائے گی ؛

خیر یہ تو ایک ضمنی اگرچہ ضروری بات تھی جو کسی قدر طویل ہو گئی ہے۔ اصل بات جس کی طرف ہم سنگاپور کے وزیر داخلہ کے اعلان کی روشنی میں کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ یورپ کی تقلید میں بہت سی چیزیں ثقافت کے پردے میں ہمارے ملک میں بھی در آئی ہیں۔ جو فحاشی کے مترادف ہیں۔ مختلف اقوام کی ثقافت کا مطالعہ بے شک ایک علمی چیز ہے۔ لیکن ہم نے یورپ کے تتبع میں جو باتیں شامل کرلی ہیں وہ اکثر لادینی ہیں اور ایسی ہیں۔ جن کو اسلامی تصور حیات برداشت نہیں کر سکتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایسی ہی لادینی ثقافتوں کو سرے سے بدلنے کے لئے آیا ہے۔ جن کو ہم نے بغیر سوچے سمجھے محض رسم کے طور پر اپنا لیا ہے۔ اور اس طرح ہم بھی ان باتوں کو جو اگرچہ سراسر اسلامی روح کے خلاف ہیں اپنی ثقافت کے طور پر دنیا میں پیش کرنا ضروری سمجھنے لگے ہیں۔

ہم یہاں اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتے کہ کون کونسی باتیں ایسی ہیں جو اسلامی روح کے منافی ہیں۔ اور ہم نے ان کو اپنی ثقافت سمجھ لیا ہے۔ تاہم مجملاً بعض باتوں کی طرف اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ آرٹ کو لے لیجئے اسلام اس حد تک تو آرٹ کے خلاف نہیں جس حد تک یہ ہماری زندگی کو سنوارنے کے لئے ضروری ہے لیکن اسلام قطعاً آرٹ کی ایسی شاخوں کو پسند نہیں کرتا۔ جو انسانی جذبات کو اس قدر ہیجان میں لے آتے ہیں کہ انسان ان میں غرق ہو کر خدا تعالیٰ اور معاد سے بے فکر ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اسلام شعر، رقص وسرود کی پاسداری نہیں کرتا۔ اور ایسے اشغال کو اصولاً لہو ولعب اور لغویات میں شمار کرتا ہے۔ کیونکہ شراب کے نشے کی طرح ان میں انہماک بھی انسان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ اور سیدھا فحاشی کی آغوش میں لے جاتے ہیں ؛

مختصراً عام طور پر دنیوی اور لادینی نقطۂ نگاہ سے جو چیزیں ثقافت کے ستون سمجھی جاتی ہیں اسلام کی روح ان سے احتیاط برتنا سکھاتی ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اسلام خوش ادائی خوش گفتاری اور خوش ادائی کے خلاف ہے۔ اسلام ظاہر طور پر بھی انسان کو بہترین باقاعدہ خوشنما منظم زندگی گزارنے کی تلقین کرتا ہے اور پاکیزگی اور صفائی کا علمبردار ہے۔ لیکن جب یہ اشغال بجائے پاکیزگی کے گندگی سے آلودہ ہو جاتے ہیں۔ تو اسلام ان سے اپنا دامن کھینچ لیتا ہے۔

یہ تو ہم نے اسلامی نقطۂ نظر سے کہی ہے۔ ویسے بھی ہر قوم کے لئے ایسی باتیں مضر ہیں۔ جن کا رشتہ فحاشی سے جا ملتا ہے رقص وسرود نے جو تباہی مغربی معاشرہ میں ڈال رکھی ہے۔ آج خود اہل مغرب بھی اس سے نالاں ہیں ایسی ثقافت سے اللہ تعالیٰ ہر قوم کو محفوظ رکھے۔ لہٰذا ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ اہل پاکستان ایسی ثقافت کو جو ہمارے مذہب۔ اور ذہنیت کے خلاف ہے۔ اپنے معاشرہ میں پنپنے نہیں دیں گے۔ اس امر میں حکومت کی ذمہ داری بھی بڑی ہے۔ اس کو چاہئیے کہ ثقافت کے پردہ میں فحاشی کو پروان چڑھنے سے روکے اور ملک میں صحیح اسلامی ثقافت کے نشو ونما کے لئے ماحول تیار کرنے کے ذرائع مہیا کرے

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایر آرٹس کا داخلہ ۱۱ رجون ۱۹۵۹ء سے شروع ہے۔ اور ۲۰ رجون تک جاری رہے گا۔ فارم داخلہ کے ہمراہ پروویژنل اور کیرکٹر سرٹیفکیٹ پیش کئے جائیں۔ انٹرویو کا وقت ۸ بجے سے ۹ بجے قبل دوپہر ہوا کرے گا۔

احباب جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کروائیں گے ؛

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے ؛

احمدیہ مسجد جنجہ (یوگنڈا) مشرقی افریقہ کا افتتاح

(مرتبہ مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نیروبی بوساطت وکالت تبشیر۔ ربوہ)

دس بجے کو انگریز، ہندوستانی اور افریقن کے ایک بڑے اجتماع کے سامنے مکرم حافظ بشیر الدین صاحب مبلغ جنجہ نے احمدیہ مسجد جنجہ کا افتتاح کیا۔ یہ مسجد جس کے ساتھ دار التبلیغ بھی ہے تقریباً ڈیڑھ لاکھ شلنگ (ایک لاکھ روپیہ) کے خرچ سے تعمیر ہوئی ہے۔ الحمد للہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین کے عہد سعادت میں ایک اور مسجد پایہ تکمیل تک پہنچی۔

رسم افتتاح سے قبل ایک مختصر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کمپالہ کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ سب سے پہلے ہمارے افریقن بھائی حاجی ابراہیم نے قرآن کریم کا وہ حصہ تلاوت کیا جس میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے تعمیر کعبہ کا ذکر ہے۔ ان آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب ہمایوں نے پڑھ کر سُنایا۔

مکرم حافظ بشیر الدین صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام اردو میں پڑھ کر سُنایا جو خاص اس تقریب کے لئے حضور نے تحریر کروایا تھا۔ اس پیغام میں حضور نے مسجد کی تعمیر پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کو اس مسجد کی آبادی کی طرف توجہ دلائی اور نمازوں میں التزام کی نصیحت فرمائی۔ نیز اس پیغام میں حضور نے جنجہ کے ایک بڑے ٹھیکیدار اور تاجر سردار اندر سنگھ صاحب گل کا بھی ذکر فرمایا۔ جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں بہت سا حصہ لیا تھا۔ اور ان کے لئے دنیا اور آخرت میں اچھے بدلہ کی دعا فرمائی۔

اس پیغام کا انگریزی ترجمہ مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے سُنایا اور مکرم ذکریا کزیٹو صاحب نے اپنی ملکی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔

مکرم سید امتیاز احمد صاحب نے وہ پیغامات اور تاریں پڑھ کر سنائیں۔ جو اس موقعہ پر مشرقی افریقہ کے گورنروں، مقامی جماعتوں اور بیرونی مشنوں نے بھجوائی تھیں۔ کینیا، ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے گورنروں کی طرف سے انہیں اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت پر شکریہ کے پیغامات موصول ہوئے تھے۔ نیروبی، دارالسلام اور ٹانگا کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے مبارکباد اور دعا پر مشتمل تاریں موصول ہوئی تھیں۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ اسرائیل، مکرم مولود احمد خان مبلغ انگلستان، مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ، مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی اور مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ نے مبارکباد کے پیغامات اپنے اپنے مشنوں اور جماعتوں کی طرف سے بھجوائے تھے۔ جن میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک عہد میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور استحکام کا ذکر تھا۔

حضور کے پیغام کے بعد جماعتوں کے یہ پیغامات ہمارے لئے بہت مسرت اور حوصلہ افزائی کا باعث ہوئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان پیغامات کا خلاصہ مقامی زبان میں بھی ترجمہ کرکے سنایا گیا۔

مفصل کارگزاری

پیغامات سے پہلے مکرم چوہدری غلام احمد صاحب حفیظ نے مسجد کے کام کے آغاز سے لیکر تکمیل تک تمام مراحل۔ مشکلات۔ امداد مخالفت اور حوصلہ افزائی کا مفصل ذکر کیا اس رویئداد میں جہاں مسلم و غیر مسلم احباب کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جنہوں نے خانہ خدا کی تعمیر میں دل کھول کر امداد دی تھی۔ وہاں سامعین کے سامنے اس غیر متزلزل عزم کو بھی پیش کیا گیا جو ہمارے پیارے اور اولوالعزم امام نے جماعت کے ہر فرد میں پیدا کر دیا ہے۔ بغیر کسی قسم کے ظاہری سامانوں کے صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ مشکل کام ہاتھ میں لیا گیا تھا۔ جو قریباً دو سال کے عرصہ میں تکمیل کو پہنچ گیا۔ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب اور مکرم بھائی محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جنجہ کی محنت اور کوششوں کو بالخصوص سراہا گیا۔ جنہوں نے انتھک جدوجہد سے کینیا۔ یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے احمدی و غیر احمدی احباب سے تعمیر کے لئے سامان اور رقم فراہم کی۔ مکرم سردار اندر سنگھ صاحب گل اور یوگنڈا اور کینیا کے متعدد احمدی احباب اور جماعت احمدیہ نیروبی کے افراد کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا گیا۔ جنہوں نے اس سلسلہ میں مالی امداد کی تھی۔

حکومت کا شکریہ

مکرم مولٰنا شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ و عدن نے مسجد کے پلاٹ کے حصول اور اس کا کرایہ کم کرنے کے سلسلہ میں سابق گورنر یوگنڈا سر انڈریو کوہن۔ چیف سیکرٹری مڈلٹن ویل۔ پراونشل ٹاؤن پلیننگ آفیسر جنجہ اعلیٰ انگریز حکام کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس با موقعہ پلاٹ کے حصول میں خاص امداد دی تھی۔ آپ نے بتایا کہ جب گورنر صاحب سے کرایہ کی تخفیف کے لئے درخواست کی گئی۔ تو انہوں نے نہ صرف ہماری مسجد کے پلاٹ کا کرایہ کم کیا بلکہ آئندہ کے لئے حکم دیدیا کہ یوگنڈا میں تمام عبادت گاہوں پر برائے نام کرایہ وصول کیا جائے۔ اس طرح گویا ہماری کوشش کے نتیجہ میں دوسری مسلم و غیر مسلم جماعتوں کو بھی فائدہ پہنچا۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے کہا کہ اگرچہ ان افسروں میں سے بعض ریٹائر اور تبدیل ہو کر یہاں سے چلے گئے ہیں۔ پھر بھی ہم ان کے اس احسان کو یاد رکھیں گے۔

اس کے بعد آپنے ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احداً کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ مسجد زید یا بکر کا گھر نہیں کہ اس میں داخلہ کے لئے اس سے اجازت طلب کی جائے چونکہ یہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ اور اسلام نے خدا تعالیٰ کو کسی خاص قوم یا ملک سے مخصوص نہیں کیا۔ اسلئے ہر قوم اور مذہب کا آدمی اپنے اپنے طریق کے مطابق خدائے واحد کی اس میں عبادت کر سکتا ہے۔ اس ضمن میں آپنے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہبی رواداری کے اس بے مثال نمونہ کا بھی ذکر کیا۔ جبکہ حضور علیہ السلام نے نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں عبادت کرنیکی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

اس تقریر کا خلاصہ صاحب صدر نے انگریزی زبان میں اور مکرم ذکریا صاحب نے یوگنڈا زبان میں بیان کیا۔

آخر میں صاحب صدر نے اسلام کی رواداری کے اس نمونہ کو دہرایا جسے محترم شیخ صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا تھا۔ اس کے بعد آپنے مسجد کی چابی جناب امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ کی خدمت میں پیش کی کہ وہ اس سے مسجد کا دروازہ کھولیں۔ محترم شیخ صاحب نے لیکر

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کذب اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے

"جسمانی نظام کی کل بھی صدق ہی ہے۔ جو لوگ صدق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور خیانت کرکے جرائم کو پناہ میں لانے والی سپر کذب کو خیال کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ آنی اور عارضی طور پر ممکن ہے اس سے کسی انسان کو کچھ فائدہ حاصل ہو جائے لیکن فی الحقیقت کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افترا کر لیتا اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اظلم ٹھہر جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ۔ یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹ کا خطرناک نتیجہ اور کیا ہو گا کہ انسان خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور اس کی آیات کی تکذیب کرکے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس تمہارے لئے یہ ضروری بات ہے کہ صدق اختیار کرو۔" (ملفوظات صفحہ ۳۵۲)

فرمایا کہ اس مسجد کی بنیاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار کو رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور پھر کئی دوسری مساجد کی بنیادیں رکھنے اور افتتاح کرنے کا موقع بھی ملا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حافظ صاحب موصوف جنہوں نے بھائی محمد حسین صاحب سے مل کر مسجد کی تعمیر میں نمایاں کوشش کی ہے وہی اس کا افتتاح کریں۔ چنانچہ مکرم حافظ صاحب نے شکریہ کے ساتھ چابی لی اور مسجد کا افتتاح کیا۔ اور محترم رئیس التبلیغ صاحب سے درخواست کی کہ وہ رسمی افتتاح کے بعد حاضرین سمیت دعا کرائیں کیونکہ اصل چیز دعا ہی ہے جس سے مساجد کھلتی اور آباد رہتی ہیں۔ افتتاح اور دعا کے بعد حاضرین مجلس مسجد کے اندرونی حصے میں داخل ہوئے۔ محترم شیخ صاحب نے معزز مہمانوں کو اسلامی عبادت گاہوں کی سادگی اور مذہب کے بنیادی اصول توحید کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ اسلام نے مختلف قوموں اور طبقوں میں عملی طور پر کس طرح اخوت اور مساوات کے جذبات کو پیدا کیا ہے۔

تقریب کے اختتام پر مقامی جماعت کی طرف سے حاضرین کی تواضع سوڈا اور شیرینی سے کی گئی اور معزز مہمان مختلف سوالات کر کے اسلام کے متعلق اپنی معلومات کو بڑھاتے رہے۔ یہ تقریب دس بجے شروع ہو کر بارہ بجے ختم ہوئی۔ علاقہ بسوگا کے بڑے افریقن افسر اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اس طرح اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر۔ جنجہ کے کئی دوسرے افسران اور بعض چیف اور متعدد ہندو۔ سکھ۔ اسماعیلی اور دوسرے مسلمان شامل ہوئے

بارہ بجے کے بعد انگریز اور ایشین دوست چلے گئے۔ احمدی وغیر احمدی افریقن اور شیوخ جن میں بعض ڈیڑھ ڈیڑھ سو میل سے شمولیت کے لئے آئے تھے وہیں رہے اور علمی سوالات کرتے اور جوابات سنتے رہے۔ ان تمام افریقن مہمانوں کو مقامی جماعت نے دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ نماز ظہر باجماعت مسجد میں ادا کی گئی اور اس کے بعد گروپ فوٹو لئے گئے۔ اور چار بجے کے قریب مہمان واپس چلے گئے۔ یوگنڈا کے ایشین احمدی دوست کمپالہ، مساکہ، سروٹی اور مبالی سے خاصی تعداد میں آتے ہوئے تھے۔

نمائش، لٹریچر و تصاویر

مسجد کے کمپاؤنڈ میں ایک نمائش ہوئی جس میں کافی عرصہ پہلے گھاس اور پھول لگا دیئے گئے تھے کرسیوں سے تھوڑے فاصلے پر لٹریچر کی نمائش کی گئی تھی جس میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم سواحیلی، انگریزی، گجراتی، ہندی، گورمکھی اردو اور یوگنڈا کتب و اخبارات قرینے سے رکھے گئے تھے۔ ایک جانب دنیا کا بڑا نقشہ تیار کیا گیا تھا اور اس میں دنیا کے ممالک میں احمدیہ جماعتیں اور تبلیغ اسلام کے مراکز دکھائے گئے تھے۔ اس کے قریب ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ہر دو خلفاء کے بڑے بڑے فوٹو رکھے ہوئے تھے اور مشرقی افریقہ اور ممالک بیرون میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر کردہ مساجد کی تصاویر نصب کی گئی تھیں۔

خاکسار نے بہت سے افریقن، ایشین اور یورپین مہمانوں کے سامنے جب جماعت احمدیہ کی ان خدمات کی تفصیل بیان کی اور تبلیغی مراکز اور لٹریچر اور مساجد وغیرہ سے انہیں متعارف کرایا تو انہوں نے اس کی بہت تعریف کی اور اچھے تاثرات کا اظہار کیا بعض دوستوں نے اس نمائش کے فوٹو بھی لئے اور کتب خریدیں۔

غرضیکہ یہ تقریب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سے کامیاب اور پُر رونق رہی۔ مسجد کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ اور اس پر رنگا رنگ کے بلب لگائے گئے تھے۔ جو رات کو دیر تک گذرنے والوں کو دعوت نظارہ دے رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو اشاعتِ اسلام کا اس ملک میں مرکز بنائے اور جن جن دوستوں نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہے انہیں اپنی بے شمار برکات سے متمتع فرمائے اور انکے ایمان اور اخلاص میں برکت دے تاکہ جماعت احمدیہ کو اس ملک میں کثرت سے مساجد کی تعمیر کی توفیق حاصل ہو اور شہر اور دیہات ذکر الٰہی سے معمور ہو جائیں۔ آمین +

جماعت احمدیہ جنجہ کے بچوں اور نوجوانوں نے بالخصوص اور بڑوں نے بالعموم مسجد کے افتتاح کی تقریب کے لئے جو کمیٹی انتظامات کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے خاص جد و جہد کی۔ اسی شب مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بی ٹی نے پُر تکلف دعوت حاضر الوقت مہمانوں کو دی۔ اگلے دن علی الصبح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مبارکباد اور افتتاح کی تار دی گئی۔ یوگنڈا کی مساجد کی تکمیل کی طرف حضور کی خاص توجہ ہے۔ مسجد کمپالہ بھی زیر تعمیر ہے۔ احباب کرام اس کی تکمیل کے لئے بھی دعا فرماویں۔

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد صدیق چند دن سے بعارضہ ٹائیفائیڈ و درد گردہ سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد شریف گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

صدقہ دینے کا ایک نہایت اہم طریق!

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

احباب کو علم ہے کہ ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بہت خراب ہے۔ جس کی وجہ سے احباب جماعت بہت فکرمند اور پریشان ہیں اور حسب توفیق حضور کی کامل صحت کے لئے صدقات بھی دے رہے ہیں تا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب ہوں۔ اسلام میں صدقات دینے کے کئی طریق ہیں مثلاً جانور ذبح کر کے اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کرنا، نقد رقم غرباء کو ادا کرنا۔ یا غرباء کی دیگر ضروریات کو پورا کرنا۔ مگر میرے نزدیک بیماری کا صدقہ دینے کا ایک اور بھی نہایت اہم طریق یہ ہے کہ ایسے غریب و نادار لوگوں کا علاج کرانا جو اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ کیونکہ جہاں ایک شخص کے لئے علاج کے تمام وسائل اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسّر ہوں وہاں دوسرے کے لئے عام علاج بھی میسّر نہ ہو سکے تو ایسے مستحق کا علاج کرانے سے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا۔ لہذا حضور کی صحت اور کامل شفایابی کے لئے صدقات دیتے وقت احباب جماعت کو صدقات کے اس طریق کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ربوہ میں بہت سے ایسے غریب و نادار بیمار لوگ ہیں جن کے لئے قیمتی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے مگر وہ طاقت نہیں رکھتے اور اس طرح ایک جائز ضرورت سے بوجہ افلاس کے محروم رہ جاتے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کی طرف سے ایسے مریضوں کو حتّی الوسع ہر ممکن طبّی امداد بہم پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر ہسپتال کا بجٹ ان قیمتی ادویہ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ یہ کام تو صرف صاحب استطاعت احباب کی توجہ سے ہی کسی حد تک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں خوشی کے ساتھ یہ اظہار کرتا ہوں کہ میری تحریک پر مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب آف قصور فلور ملز ایسے مریضوں کی ادویہ کے لئے گذشتہ ایک سال سے زائد عرصہ سے یکصد روپیہ ماہانہ باقاعدہ ارسال فرما رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

امید ہے کہ دوسرے صاحبِ استطاعت احباب بھی اس طریق صدقہ کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور جہاں وہ حضور کی صحت کے لئے بطور صدقہ جانور ذبح کرائیں گے وہاں اپنے ان غریب و بیکس بیمار بھائیوں کے علاج کے لئے بھی بطور صدقہ رقوم فضل عمر ہسپتال میں ارسال فرمائیں گے۔ نیز ذی استطاعت احباب اگر اس غرض کے لئے ماہانہ رقوم مقرر کر کے ارسال فرمائیں تو یہ اور بھی بہتر ہوگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آ کر ہمارے امام کو اپنے خاص فضل سے کامل شفا عطا فرمائے گا۔ اور ایسے احباب کے گھروں سے بھی بیماریوں کو دور فرما دے گا۔ وما توفیقنا الا باللہ۔ والسلام

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

ایک اہم اسلامی عبادت —— حج

(از مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی)

حج کے معنے لغت کے لحاظ سے مقصد اور ارادہ کرنے کے ہیں۔ اور اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد شریعت کے مقرر کردہ قواعد اور شروط کے ماتحت بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا ہے۔ اور یہ ان پانچ اہم امور میں سے ہے جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ گویا حج کے واجب ہونے کی صورت میں اسے ادا نہ کرنا کسی مسلمان کے اسلام کی عدم تکمیل پر دلالت کرتا ہے۔

قرآنی تعلیم کے مطابق حج ہر اس مسلمان پر فرض ہے۔ جو صحت ور ہے اور خانہ کعبہ تک کا سفر کرنے کے قابل ہے۔ مالی استطاعت رکھتا ہے اور نہ صرف اپنے اخراجات سفر کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ بلکہ اپنے بعد اپنی غیر حاضری میں اپنے اہل و عیال کے گزارہ کا بھی خاطر خواہ انتظام کر سکتا ہے۔ اور پھر اسے رستہ کا امن بھی حاصل ہے

حج ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ اور اس سے روحانی غرض یہ ہے کہ بندہ اپنے خالق سے عشق و محبت کے جذبات کا مظاہرہ کرے اور دنیوی مفاد رہائش و آرام اور تمام دوسرے ہر قسم کے دنیوی تعلقات سے منہ موڑ کر اسی کا ہو جائے۔ مگر چونکہ اللہ تعالٰے کی یہ عادت ہے کہ وہ روحانی امور کے مقابل پر جسمانی امور بھی بطور نمونہ پیدا کر دیتا ہے۔ تا وہ روحانی امور پر دلالت کریں۔ اس لئے اس نے حج کی ظاہری عبادت بھی رکھ دی۔ تا صاحب استطاعت لوگ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے مکہ جائیں اور وطن اور اپنے رشتہ داروں اور دوسرے عزیزوں سے جدائی کی قربانی کا سبق سیکھیں۔

اللہ تعالٰے ریاکاری کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے عبادات کے سلسلہ میں ریاکاری سے کام لینا۔ انہیں اپنی کسی دنیوی غرض یا رسم و رواج کا ماتحت بجالانا اپنے آپ کو خدا تعالٰے کے غضب کا مورد بنانا اور خود کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانا ہے۔ اسلئے حج کے سلسلہ میں خدا تعالٰے کی رضا کو مد نظر رکھنا چاہیئے اور محض خدا تعالٰے کی خاطر اور تقویٰ اور نیکی کے پیش نظر نہ کہ کسی دنیوی مفاد کی خاطر اس عبادت کو بجا لانا چاہیئے۔

حج ایک اہم اسلامی عبادت ہے۔ جس کے لئے ہر سال لاکھوں مسلمان بلا امتیاز قوم و ملک اور رنگ و نسل مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اور بزبان حال اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰے نے انہیں اسلام کے ذریعہ ایسا متحد کر دیا ہے کہ وہ زبان و ملک رسم و عادت رنگ و نسل اور دیگر اختلافات کے باوجود خدا تعالٰے کے احکام پر لبیک کہتے ہوئے ایک جگہ جمع ہونے کے لئے تیار اور آمادہ ہیں اور محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر وہ نہ صرف مالی قربانیوں کو بجالانے کے لئے تیار ہیں بلکہ عملی طور پر وطن اور رشتہ داروں سے جدائی اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اور جب تک یہ روح مسلمانوں کے اندر قائم رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ حج کرنے والے اپنے عمل کے ذریعہ دُنیا کو یہ بتاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اب بھی زندہ ہے۔ اور آپ کا لایا ہوا اسلام اب بھی ان کے دلوں میں چاہے کتنی کمزور حالت میں ہو۔ موجود ہے۔ پھر حج کے ذریعہ مسلمانوں کے اندر مرکزیت کی روح زندہ ہوتی ہے اور انہیں باہم مل بیٹھنے اور اپنی اقتصادی معاشی سیاسی اور تمدنی ضرورتوں کے متعلق مشورہ کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

کعبۃ اللہ مسلمانوں کے اندر یک جہتی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور حاجی حج کے دوران دیکھتے ہیں کہ کعبۃ اللہ کا مرکز ہمیشہ سے قائم ہے۔ اور وہ اسلامی دُنیا کے لئے بطور دل کے ہے۔ جب تک اس دل کی حرکت قائم ہے مسلمان زندہ ہیں۔ گویا حج مسلمانوں کے اندر بیت اللہ کی حفاظت کا جذبہ پیدا کرتا ہے جو ان کے اندر نسلاً بعد نسل ورثہ کے طور پر چلتا چلا جاتا ہے۔

دوسری اسلامی عبادات کی طرح اسلام نے حج کی عبادت کا بھی ایک خاص طریق مقرر کیا ہے۔ جب کوئی شخص حج کی نیت کرے۔ اور اس ارادہ سے بیت اللہ کا سفر کرے تو اسکے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مقررہ مقام پر پہنچ کر احرام باندھے۔

احرام باندھنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ غسل کرے اور خوشبو لگائے۔ سلے ہوئے کپڑے اتار کر حج والے کپڑے پہن لے۔ جو مردوں کے لئے دو چادریں ہوتی ہیں۔ ایک چادر تہ بند کے طور پر کمر سے باندھنے کے لئے اور دوسری چادر اوڑھنے کے لئے ہوتی ہے۔ اور اسکے اوڑھنے کا طریق یہ ہوتا ہے کہ اس کا ایک سرا دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر اور دوسرا سرا بائیں بغل سے نکال کر دائیں کندھے پر لٹکایا جائے۔ یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے۔ عورتیں بیشک سلے ہوئے کپڑے معمولی پاجامہ قمیص اور دوپٹہ پہنیں۔ مگر برقع جرابیں دستانے پہننا خوشبو لگانا۔ اور خوشبودار رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا ان کے لئے بھی منع ہے۔

اس کے بعد دو رکعت نفل نماز ادا کرے۔ اور نفلوں کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے یہ عبادت قبول فرما۔

اس دعا کے بعد تلبیہ کہے یعنی

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ
لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ
لَکَ۔

میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ اے اللہ میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور سلطنت میں بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ ہر نماز کے بعد کثرت سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ اور ہر اونچی جگہ چڑھتے وقت اور نیچے اترتے وقت اور ہر صبح و شام اور جب کوئی سوار ملے پڑھنا چاہیئے عورتیں اسے دھیمی آواز سے پڑھیں۔

محرم کے لئے سر اور چہرہ کو ڈھانپنا خوشبو لگانا سر یا کسی حصہ بدن کے بال مونڈنا ناخن اتارنا جوئیں مارنا شکار کھیلنا یا کسی دوسرے شخص کو شکار بتانا شکار کے جانور کو ذبح کرنا کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا۔ گالی گلوچ یا فحش بکنا۔ بیوی کے پاس جانا۔ نکاح کرنا یا نکاح کا پیغام دینا یا کسی کا نکاح پڑھنا منع ہے۔

احرام کے لئے جو جگہیں مقرر ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ ذوالحلیفہ (مدینہ سے ۶ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے) مدینہ سے آنے والوں کیلئے

۲۔ جحفہ (مکہ سے تین منزل دور ایک جگہ کا نام ہے۔ شام اور اس طرف کے دوسرے آنے والے لوگوں کے لئے۔

۳۔ ذات عرق (مکہ سے دو منزل دور ایک پہاڑی اور جگہ کا نام ہے۔) عراق اور اس طرف کے دوسرے ممالک کے لئے۔

۴۔ قرن المنازل (مکہ معظمہ سے دو منزل دور طائف کے پاس ایک پہاڑی کا نام ہے) نجد سے آنے والوں کے لئے۔

۵۔ یلملم ایک پہاڑی کا نام ہے (یمن اور پاکستان کی طرف سے آنے والوں کے لئے۔ جو لوگ ان رستوں کے اندر رہتے ہیں وہ اپنی اپنی جگہ سے احرام باندھیں۔ مکہ والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ حرم کعبہ ہی ہے۔

مکہ پہنچکر محرم خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ طواف حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور سات دفعہ خانہ کعبہ کے گرد چکر لگایا جاتا ہے۔ پہلے تین چکروں میں ذرا تیز تیز قدم اٹھا کر اور کندھے ہلا کر چلنا پڑتا ہے۔ باقی چار چکروں میں معمولی رفتار سے چلنا پڑتا ہے طواف کرتے ہوئے جب حجر اسود کے پاس پہنچیں تو جہاں تک ہو سکے اس پتھر کو بوسہ دینا چاہیئے۔ بشرطیکہ بوسہ دینے میں کسی دوسرے شخص کو تکلیف نہ پہنچتی ہو۔ اگر زیادہ [illegible] ۔ (باقی)

نیّت نیک تو منزل آسان

ایک بہن کا قابلِ قدر نمونہ

اللہ تعالٰے کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مستورات نے مساجد ممالک بیرون کی خاطر ایسی ایسی قابل رشک قربانیاں پیش کی ہیں کہ قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین کی قربانیوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ لنڈن اور ہیگ کی مساجد کی تعمیر کے لئے اپنے مقدس امام کی ایک آواز پر اپنے قیمتی زیورات تک نچھاور کر دئے۔ یہ تو ان بہنوں کی قربانی کا عالم ہے۔ جو کچھ نہ کچھ دولت کی مالکہ ہیں۔ خوشی کا مقام ہے کہ جن مستورات کے پاس زیور یا کوئی اور جائداد نہیں ہے۔ وہ بھی قربانی کی اس قدر امنگ اپنے اندر رکھتی ہیں کہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال رہی ہیں۔

مثال کے طور پر مکرمہ رشید اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد مختار صاحب اوورسیر بستی میرزا والی جھنگ شہر تحریر فرماتی ہیں :۔

"میرے پاس کوئی زیور نہیں جو دے کر حصہ لے سکوں۔ اسلئے میرا وعدہ ۱۵۰/۰ روپے برائے مسجد فرینکفورٹ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کریں۔ اور وعدہ کرتی ہوں۔ انشاءاللہ دس روپے ماہوار کی قسطوں سے ادا کر دونگی۔ چنانچہ پہلی قسط آج سیکرٹری صاحب مال جھنگ شہر کو ادا کر رہی ہوں۔"

اس طرح مسلسل ہمت کرنے سے بڑے بڑے پہاڑوں کی چوٹیاں سر کی جاتی ہیں۔ پس جو مخلصین بیک وقت بڑی رقم نہیں دے سکتے۔ وہ ۱۵۰/۰ روپے کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔ مذکورہ بالا بہن کی طرح ہمت اور استقلال سے کام لیتے ہوئے، اس قربانی میں حصہ لیں۔ تو انشاءاللہ یہ منزل ہر مخلص پر آسان ہو سکتی ہے۔ واللہ المستعان (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

غرباء کیلئے غلہ کا انتظام اور انصار اللہ کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات اپنے اندر ایک دوامی رنگ رکھتی ہیں اور ان کی تعمیل جماعت کے لئے ہمیشہ موجب برکات رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایسی تحریکات میں سے ایک تحریک ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء کی ہے حضور نے تحریک فرمائی کہ "جن لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے کھڑے ہو جائیں اور غرباء کے لئے غلہ بطور چندہ دیں" اس تحریک کی تفصیل بیان کرنے پر حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"دوستوں کو چاہئیے کہ وہ زکوٰۃ کے رنگ میں اپنے غلہ میں سے غرباء کے لئے غلہ نکالیں۔ زکوٰۃ چالیسویں حصہ کی ہوتی ہے۔ پس اگر کسی نے دس من غلہ لیا ہو تو وہ اس میں سے دس سیر غلہ غرباء کے لئے نکالے۔ اور دس سیر غلہ کا بوجھ قطعاً ایسا نہیں جو کسی کے لئے ناقابل برداشت ہو۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر عورتیں خشکے میں ہی احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلہ کی کمی کو وہ پورا کر سکتی ہیں۔ ہمارے ملک میں عورتیں خشکے پر بہت سا آٹا ضائع کر دیتی ہیں۔ پہلے آٹے کے پیڑے پر کافی خشکہ لگاتی ہیں۔ پھر اس کو جھاڑتی ہیں۔ اور جب روٹی پک جاتی ہے تو ایک دفعہ پھر اس پر سے خشکہ جھاڑتی ہیں اگر عورتیں خشکہ میں احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلہ کی کمی وہ آسانی سے پوری کر سکتی ہیں۔ لیکن فرض کرو اگر کوئی عورت خشکے میں یہ کمی نہیں نکال سکتی تو پھر بھی اس کے نتیجہ میں اگر کسی دن تکلیف پہنچ جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ چالیسویں حصہ کے حساب سے چالیس دنوں کے بعد ایک دن کا فاقہ بنتا ہے۔ اور یہ کوئی بڑی قربانی نہیں اگر کوئی شخص انتالیس دن آپ روٹی کھاتا ہے اور ایک دن اپنے غریب بھائی کو کھلا دیتا ہے تو یہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قربانی ہے جو وہ کر سکتا ہے"۔

(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۴۲ء)

پھر فرمایا:۔

"مومنوں کے متعلق قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ بھوک اور تنگی کے وقت غرباء کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں۔ درحقیقت ایمان کے لحاظ سے یہی مقام ہے، جس کے حاصل کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئیے۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہمیں یہ نمونہ دکھانے کا موقع نہیں ملتا جو صحابہؓ نے مدینہ میں دکھایا ہے اس لئے ہمیں کم از کم اس موقع پر غرباء کی مدد کر کے اپنے فرض کو ادا کرنا چاہئیے جو اسلام کی طرف سے ہم پر عاید کیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں قادیان کے غرباء کے لئے غلہ کی تحریک فرمائی وہاں یہ بھی فرمایا:

"پھر میں باہر کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر مقامی طور پر ان کی جماعتوں میں غریب احمدی ہوں تو وہ ان کا بھی خیال رکھیں۔ صرف یہی نہیں کہ قادیان کے غرباء کا خیال رکھا جائے بلکہ ہر جگہ کے غرباء کا مقامی جماعتیں خیال رکھیں۔ اور جو لوگ اپنے لئے غلہ جمع نہیں کر سکتے ان کے لئے کچھ حصہ اپنے غلہ میں سے الگ کر دیں تا کہ وہ ان ایام میں اطمینان کے ساتھ روٹی کھا سکیں"۔

امسال شعبۂ خدمتِ خلق انصار اللہ مرکزیہ احباب کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک رکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جملہ مجالس انصار اللہ کو ان مقامات پر جہاں راشننگ نہیں، اپنے اراکین اور دیگر احباب جماعت کو تحریک کرنی چاہئیے کہ وہ ان ایام میں جب ہمارے آقا بیمار ہیں اس خدمتِ خلق کے کام کی طرف متوجہ ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ چاہئیے کہ مجالس انصار اللہ امیر اور غریب کے درمیان واسطہ کا کام دیں اور ربوہ اور باہر ہر جگہ اپنے غرباء کے لئے گندم کا مناسب انتظام کر دیں۔ اور اپنی کارگزاری سے شعبہ ہذا کو مطلع فرما دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد خدمتِ خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ میں ایک باموقع سکنی اراضی قابل فروخت ہے

صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی ایک کنال اراضی واقعہ محلہ باب الابواب ربوہ قطعہ ۱۶ بلاک نمبر ۱ قابل فروخت ہے۔ اراضی باموقع ہے۔ ٹی آئی۔ ہائی سکول اور ٹی آئی کالج کے نزدیک ہے۔ خواہشمند احباب قیمت کے بارہ میں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت ناظم جائیداد سے تصفیہ فرمالیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

کاپی ریڈر کی ضرورت

روزنامہ "الفضل" میں ایک "کاپی ریڈر" کی ضرورت ہے۔ امیدوار مولوی فاضل اور انگریزی دان ہونا چاہئیے۔ یا میٹریکولیٹ جو عربی فارسی اور اردو میں خاصی مہارت رکھتا ہو۔ تنخواہ ۸۰-۳-۵۰ معہ ۲۰/- گرانی الاؤنس ہوگی۔ سابقہ تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ اگر سابقہ تجربہ نہ ہو تو ایک ماہ بلا تنخواہ ٹریننگ لازمی ہے۔ درخواستیں ۳۰ جون تک مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ ایڈیٹر الفضل کو بھیجی جائیں۔ درخواست کے ہمراہ نقول سرٹیفکیٹ شامل کی جائیں جو واپس نہیں کی جائیں گی۔ کسی قسم کی سفارش کو نااہلیت تصور کیا جائے گا

(ایڈیٹر الفضل)

شکریہ احباب

میرے لڑکے عبد الحلیم خان ہیڈ کلرک کی ناگہانی وفات پر بہت سے احباب کی طرف سے اظہار ہمدردی اور افسوس کے تار اور خطوط وصول ہوئے ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا میں ان تمام احباب کا صد درجہ شکرگزار ہوں جنہوں نے شریک غم ہونے کے تار اور خطوط بھیجے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

عبد الحلیم خان مرحوم پیدائشی احمدی تھا۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوا ۹ مئی ۱۹۵۹ء کو ساٹھ برس چار ماہ کی عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ نماز کا پابند تھا اور اپنے بیوی بچوں کو نماز کی تاکید کرتا رہتا تھا۔

(مولوی عبد الواحد خان احمدیہ ہال کراچی صدر)

اعلان گمشدہ

ایک لڑکا داؤد احمد ولد عمر الدین رنگ گندمی عمر تقریباً ۱۳ سال قد تقریباً ۴½ فٹ مڈل سکول خانپور سیداں ضلع سیالکوٹ ۲۸/۵/۵۹ بروز جمعرات سے گھر واپس نہیں آیا۔ اگر کسی دوست کو ملے تو ازراہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ آمد و رفت کا خرچ دیا جائے گا۔

پتہ: چوہدری نادم الدین موضع کوٹلی چیہدر تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ (لطیف احمد جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری طبیعت کان میں درد رہنے کی وجہ سے اکثر خراب رہتی ہے۔ آجکل درد میں اضافہ ہے۔ احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ آمین

(بیگم مسعود احمد رشید)

(۲) خاکسار کو اپنی ملازمت کے سلسلہ میں بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

(نیاز احمد خاں ڈیری فارم چھاؤنی لاہور)

(۳) خاکسارہ نے ام۔ اے پرائمری سکول کے نام سے چغتائی نشیمن محلہ دار الرحمت اچھرہ لاہور میں ایک مدرسہ جاری کیا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مسز چغتائی۔ اچھرہ لاہور)

(۵) سیٹھ عبد الکریم صاحب نیپئر روڈ کراچی کا بچہ عزیزی فضل دین چند یوم سے بیمار ہے احباب جماعت سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد رمضان خادم غلہ منڈی ربوہ)

چندہ مسجد فرانکفورٹ کیلئے

لجنہ اماء اللہ میانی گھوگھیاٹ کی قابل قدر مساعی

مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ میانی گھوگھیاٹ نے مسجد فرانکفورٹ کے وعدہ جات بھجواتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ جب انہیں وکالت مال کی چٹھی ملی تو انہوں نے اپنی جماعت کی تمام مستورات کو اکٹھا کر کے جلسہ کیا۔ جس میں اس تحریک کی اہمیت کا ذکر کر کے بیشتر بہنوں سے وعدہ جات حاصل کئے۔ اور کئی بہنوں نے اپنا وعدہ نقد ادا کر دیا بقیہ رقم کی نسبت انہوں نے لکھا ہے کہ وہ جلد وصول کر کے بھجوا دیں گے۔

محترمہ موصوفہ کی مرسلہ رقم بقدر چالیس روپے کا منی آرڈر موصول ہو گیا ہے فجزاھن اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پراویڈنٹ فنڈ کے قانون کا مسودہ قریب تیار ہو گیا

کراچی ۱۲ جون۔ مرکزی حکومت صنعتی اور تجارتی اداروں کے ملازموں کے لئے لازمی پراویڈنٹ فنڈ کے سلسلے میں قانون کا جو مسودہ تیار کر رہی ہے اطلاع ملی ہے کہ اسے قریب قریب آخری شکل دی جا چکی ہے۔ اس قانون کا اطلاق جن اداروں پر ہوگا ان میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد مقرر کر دی جائے گی۔ یہ قانون حکومت کی مزدوروں سے متعلق پالیسی کے مطابق تیار کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے اس کی تفصیل سماجی بہبود کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل واجد علی برکی فروری میں اپنے گیارہ نکاتی پروگرام میں اس کی تفصیل پیش کر چکے ہیں اور بتا چکے ہیں کہ جہاں حکومت صنعتی اداروں کو ترقی دینے کی متمنی ہے وہاں یہ بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ مزدوروں سے کسی قسم کی بدسلوکی ہو یا ان کے حقوق پامال ہوں۔ حکومت یہ بھی وعدہ کر چکی ہے کہ حکومت مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے عدالتیں بھی قائم کرے گی۔

سوا لاکھ روپے کے ترقیاتی منصوبے

لاہور ۱۲ جون۔ ڈویژنل ڈویلپمنٹ بورڈ لاہور نے اپنے ایک اجلاس میں جو بدھ کو کمشنر کے دفتر میں منعقد ہوا۔ ایک لاکھ ۲۴ ہزار آٹھ سو روپے کے سولہ ترقیاتی منصوبے منظور کئے۔ علاوہ ازیں پسرور اور قلعہ سوبھا سنگھ کے درمیان ڈیک نالہ پر چار لاکھ چالیس ہزار روپے سے ایک پل کی تعمیر کا منصوبہ بھی منظور کیا گیا اور حکومت سے سفارش کی گئی کہ اس کے اخراجات کے لئے سرمایہ مختص کیا جائے راہوالی سے منڈا والی۔ گھجو کہ تالہ سے ٹوڈی چک۔ راہوالی سے سندی پور اور عادل گڑھ سے احمد نگر جانے والی کچی سڑکوں کو بہتر بنانے کے منصوبوں کی بھی منظوری دی گئی۔ لیکن ان منصوبوں کی آخری جانچ پڑتال سڑکوں اور عمارتوں کا محکمہ کرے گا۔

جو منصوبے منظور کئے گئے ہیں ان میں مریدکے اور منڈی چوہڑکانہ میں پندرہ پندرہ ہزار روپے کی لاگت سے زچہ بچہ کی بہبود کے دو مراکز کا قیام۔ گرلز ہائی سکول سانگلہ ہل کے لئے بارہ ہزار پانچ سو روپے سے ایک نئی عمارت کی تعمیر ایم بی ہائی سکول کامونکی میں دس ہزار روپے سے ایک سائنس روم۔ الماریاں اور گیلریوں کی تعمیر۔ سوہدرہ میں ایک سکول کی عمارت کے لئے دس ہزار روپے کی منظوری اور ضلع شیخوپورہ کے لاجپت نگر اور شاہدرہ میں ۹ ہزار روپے سے پختہ سڑکوں کی تعمیر شامل ہے۔

سماجی بہبود کی کانفرنس کا سالانہ اجلاس

لاہور ۱۲ جون۔ سماجی امور کی مغربی پاکستان کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس ۱۳ جون کو نو بجے صبح ریڈ کراس بلڈنگ۔ ۲ کوئنز روڈ لاہور میں منعقد ہوگا۔ سماجی بہبود کی مختلف ایجنسیوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس اجلاس میں اپنے نمائندے بھیجیں۔

مشرقی پاکستان کیلئے چاول

ڈھاکہ ۱۲ جون۔ اطلاع ملی ہے کہ چھ جون تک مشرقی پاکستان کے لئے مغربی پاکستان سے دو ہزار دو سو ٹن چاول پہنچا دیا گیا تھا۔

مصنوعی سیاروں سے پیغام رسانی

واشنگٹن ۱۲ جون۔ امریکی وزارت دفاع کے ایک افسر نے کل رات امید ظاہر کی ہے کہ امریکہ مصنوعی سیاروں کا ایک ایسا سلسلہ مدار میں داخل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا، جو دنیا کے مختلف ممالک کے درمیان پیغام رسانی کا قریب ترین ذریعہ ثابت ہوں گے۔ اس پروگرام کی تکمیل چھ سال میں ہو جائے گی۔

وزارت دفاع کے اعلیٰ تحقیقی منصوبوں کی ایجنسی کے ڈائرکٹر رائے جانسن نے سٹینفورڈ گورین ریچ کی انتظامی کونسل کو بتایا کہ مجوزہ مواصلاتی نظام بہرحال ۱۹۶۵ء تک قائم کر دیا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت زمین سے ۲۲۳۰۰ میل اوپر فوری پیغام رساں سیاروں کا ایک سلسلہ مدار میں داخل کیا جائے گا اور زیریں قطبی مداروں میں دوسرے مصنوعی سیارے پیغام رسانی میں ان کی مدد کریں گے۔

مسٹر جانسن نے انکشاف کیا کہ ان منصوبوں کے علاوہ مصنوعی سیاروں کا ایک اور پروگرام ہے جس کے ذریعہ طیارے جہاز اور آبدوزیں اثنائے سفر میں اپنا مقام معلوم کر لیا کریں گی۔

مسٹر جانسن نے کہا کہ موجودہ ڈسکوور پراجیکٹ سے جس کے ذریعہ سیارہ کو مدار میں قائم رکھ کر اسے کنٹرول کرنے اور سیارے کی مخروطی ناک کو خلا میں سے ایک معین مقام سے برآمد کرنے کے تجربے کئے جا رہے ہیں انسان کے خلائی پروگرام میں کافی مدد ملے گی۔

پاکستان کو اس سال پانچ لاکھ اسی ہزار ٹن گندم امداد میں ملے گی

نصف سے زائد غیر ملکی گیہوں پاکستان پہنچ چکا ہے

کراچی ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کو اس سال غیر ملکی امداد کے تحت پانچ لاکھ اسی ہزار ٹن گندم ملے گی۔ جس میں سے تین لاکھ چالیس ہزار ٹن گندم گزشتہ مہینے کے آخر تک پاکستان پہنچ چکی ہے۔

پاکستان کو اس سال بیرونی ملکوں سے جو گندم ملے گی۔ اس میں ۵۷۵۷۲۲ ٹن امریکہ ۵۲۵۵۷ کینیڈا اور نو ہزار آٹھ سو بیس ٹن آسٹریلیا کی گندم بھی شامل ہے۔ امریکہ سے جو گندم موصول ہوئی ہے۔ اس میں ۱۵۷۹ ٹن گندم مشرقی پاکستان کو دی گئی ہے۔

آئندہ دو ماہ میں مغربی پاکستان کو امریکہ سے ڈیڑھ لاکھ ٹن اور کینیڈا سے چالیس ہزار ٹن گندم ملے گی۔ مشرقی پاکستان کو امریکہ سے پچاس ہزار ٹن گندم اور چھ ہزار ٹن آٹا ملے گا اس کے علاوہ مشرقی پاکستان کو اس سال امریکہ سے پچاس ہزار ٹن چاول بھی ملے گا جس میں سے چھ ہزار ٹن چاول موصول ہو چکا ہے اور چودہ ہزار ٹن جہازوں پر لادا جا چکا ہے توقع ہے یہ چاول اسی مہینے مشرقی پاکستان پہنچ جائیگا باقی ماندہ تیس ہزار ٹن چاول جون اور جولائی میں پہنچے گا۔

پاکستان نے مشرقی پاکستان کے لئے برما سے ایک لاکھ ٹن چاول خریدا بھی ہے جو اس سال جون سے ستمبر تک موصول ہو جائے گا۔

عراقی جلاوطنوں کی واپسی کی اجازت

بغداد ۱۲ جون۔ عراقی وزیر اعظم جنرل عبدالکریم قاسم نے ان لوگوں کی معافی کے احکام جاری کر دئے ہیں۔ جو اس سے قبل جلاوطن کر دئے گئے تھے

نئی آبادیوں کے لئے ہسپتال

ملتان ۱۲ جون۔ صوبائی حکومت نے مغربی پاکستان کی مختلف نئی آبادیوں اور مضافاتی بستیوں میں ہسپتال اور ڈسپنسریاں کھولنے کا فیصلہ ہے۔ ملتان ڈویژن میں تین ہسپتال تین ڈسپنسریاں اور زچہ و بچہ کی بہبود کے مراکز کھولے جائیں گے۔

کاشتکاروں کے لئے قرض

لاہور ۱۲ جون۔ مئی کے پہلے پندرہ دنوں میں زراعتی مقاصد کیلئے کاشتکاروں کو ایک لاکھ ستائیس ہزار روپے کے قرضے دئے گئے۔ اس کے علاوہ فرینڈ کو اپریٹو بنک نے اسی مدت میں ۷۲ ہزار روپے اور جڑانوالہ کو اپریٹو بنک نے ۱ ہزار روپے کے قرضے زرعی انجمنوں کو دئے۔

عوام کو گندم کی فراہمی کے انتظامات

لاہور ۱۲ جون۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو اس امر کا انتظام کرنے کی ہدایت کی ہے کہ لوگوں کو عام تجارتی ذرائع سے مناسب مقدار میں گندم مہیا ہوتی رہے۔

یہ ہدایات ان علاقوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے جاری کی گئی ہیں جہاں گندم سرکاری طور پر نہیں خریدی جا رہی ہے ان علاقوں میں گندم کی مناسب مقدار مہیا کرنے کے لئے بیشتر صورتوں میں لائسنس جاری کئے گئے ہیں تاکہ تاجر عوام کے ہاتھوں گندم فروخت کر سکیں۔ جن علاقوں میں پوری راشن بندی نہیں ہے وہاں مقامی حکام ضرورت کے مطابق مزید لائسنس جاری کریں گے۔

عام طور پر گندم کی سرکاری خریداری والے علاقوں میں شینی ذرائع سے گندم کے حمل نقل کی اجازت نہیں ہے لیکن گجرات کیمبل پور اور سیالکوٹ کے اضلاع میں ڈپٹی کمشنروں کی نگرانی میں اس کی اجازت دے دی گئی ہے تاکہ ان علاقوں میں گندم آسانی کے ساتھ پہنچ سکے۔ جو گندم پیدا نہیں کرتے اگر ضرورت پڑی تو یہ سہولت دوسرے علاقوں میں بھی دے دی جائے گی۔

آسٹریلوی وزیر اعظم پاکستان آئینگے

کراچی ۱۲ جون آسٹریلوی وزیر اعظم مسٹر رابرٹ مینزیز حکومت پاکستان کی دعوت پر ۲ جولائی کو کراچی پہنچ رہے ہیں

وزیر اعظم ترکیہ سے جنرل اعظم خاں کی ملاقات

استنبول ۱۲ جون کل لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات پاکستان نے عدنان مندریز وزیر اعظم ترکیہ اور منصوبہ بندی کے وزیر مدنی برق سے ملاقات کی۔ بعد میں مدنی برق نے جنرل اعظم خاں کے اعزاز میں ڈنر دیا جس میں انہوں نے تقریر کرتے ہوئے پاکستان اور ترکیہ کے دوستانہ تعلقات کی وضاحت کی۔ اس دعوت میں وزیر و اخواد و ترکیہ کے بہت سے دوسرے افسر بھی شریک تھے

وفاقی دارالحکومت راولپنڈی کے قریب منتقل کرنے کا فیصلہ

اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں کمیشن کی سفارش منظور کر لی گئی

نتھیا گلی، ۱۲ر جون۔ کل یہاں صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ وفاقی دارالحکومت کراچی سے منتقل کرکے راولپنڈی اور مری کے درمیان پوٹھوہار کی سطح مرتفع کے علاقہ میں قائم کیا جائے۔ یہ فیصلہ اس کمیشن کی رپورٹ پر غور و خوض کے بعد کیا گیا ہے جو وفاقی دارالحکومت کے لئے مناسب جگہ کی سفارش کرنے کی غرض سے قائم کیا گیا تھا۔ اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں صدر مملکت کے علاوہ دونوں صوبائی گورنروں، متعدد مرکزی وزراء، چیف کمشنر کراچی، چیف سیکرٹری مغربی پاکستان اور دوسرے اعلیٰ سول اور فوجی حکام نے شرکت کی۔

کمیشن نے اپنی رپورٹ میں متفقہ طور پر سفارش کی تھی کہ کراچی وفاقی دارالحکومت کے لئے مناسب مقام نہیں۔ کمیشن نے رائے ظاہر کی تھی کہ اس مقصد کے لئے سب سے موزوں جگہ پوٹھوہار کی سطح مرتفع میں راولپنڈی کے ارد گرد کا علاقہ ہے۔ کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے کانفرنس میں ایک مستقل کمیٹی قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ نیز اس امر کی ضرورت بھی محسوس کی گئی کہ مشرقی پاکستان کے عوام سے براہ راست اور قریبی رابطہ قائم رکھنے کے لئے مشرقی پاکستان میں ایک ضمنی دارالحکومت قائم کیا جائے۔

توقع ہے کہ وفاقی دارالحکومت کراچی سے راولپنڈی کے قریب منتقل کرنے میں خاصہ وقت لگے گا۔

"کمیشن کی سفارشات کو اصولی طور پر منظور کرتے ہوئے حکومت پاکستان نے اس امر کی بھی ضرورت محسوس کی کہ مشرقی پاکستان میں ایک دوسرا اور ضمنی دارالحکومت بھی قائم کیا جائے جو مشرقی پاکستان کے عوام کے ساتھ مرکزی حکومت کا براہ راست اور قریبی رابطہ قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ مشرقی پاکستان میں ضمنی دارالحکومت کے قیام کی تجویز پر غور کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو صوبائی جنرل آفیسر کمانڈنگ مشرقی پاکستان مرکزی حکومت کے کیبنٹ سیکرٹری اور فنانس سیکرٹری، اور مشرقی پاکستان کے مسٹر ایم اے باری اور مسٹر ٹی ایف احمد پر مشتمل ہوگی۔"

"دارالحکومت کمیشن کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مستقل کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا جو راولپنڈی کے قریب اور مشرقی پاکستان میں وفاقی دارالحکومت کے قیام کے سلسلے میں ابتدائی انتظامات کرے گی۔ ان انتظامات میں نئے علاقے کا سروے ایک ماسٹر پلان کی تیاری اور شہری منصوبہ بندی شامل ہے۔"

دنیا آج بھی صحابہ کرامؓ کے نمونے کی محتاج ہے

ہمیں چاہیئے کہ ہم صحابہ کے نقش قدم پر چل کر آئندہ نسلوں کیلئے نمونہ بنیں

سیرۃ صحابہ کے جلسے میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقادیر

ربوہ ۱۲ر جون۔ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار کے زیر اہتمام کل بعد نماز مغرب گول بازار کی مسجد میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کبار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اصحاب کی مقدس زندگیوں پر روشنی ڈال کر اس امر پر زور دیا کہ دنیا آج بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نمونے کی اسی طرح محتاج ہے۔ جس طرح پہلے تھی۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم صحابہ کے نقشِ قدم پر چل کر آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ بنیں۔ تاکہ وہ آسمانی نور جو ان کی زندگیوں میں جھلکتا تھا۔ آئندہ نسلوں میں منتقل ہوتا چلا جائے۔ اور اس طرح اسلام کے لئے قربانی و ایثار کا جذبہ ہمیشہ ترقی پذیر رہے۔ یہاں تک کہ اسلام ایک دفعہ پھر ساری دنیا میں غالب آجائے

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب نے ایک

نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعدہٗ علی الترتیب حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مفتی روڑے خان صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگیوں پر مکرم مولوی نورالحق صاحب انور سابق مبلغ امریکہ، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقاریر کیں۔ اور علمی قدر مراتب ان کی اسلام کے لئے عظیم الشان قربانیوں، خدمات اور کارناموں پر روشنی ڈالی اور نہایت ایمان افروز واقعات بیان کرکے ان میں سے ہر ایک کے مقام اور کام کو واضح کیا۔

آخر میں صاحب صدر نے صحابہ کرامؓ کے بعض واقعات پیش کرکے اس امر پر زور دیا کہ صحابہ کی زندگیاں اور ان کے کارنامے ہمارے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمیں ان کی پیروی اختیار کرکے اپنی زندگیوں کو بھی ان کے قائم کردہ نمونے کے مطابق ڈھالنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا اس کے بغیر ہم اسلام کو دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

صاحب صدر کے ارشادات کے بعد زعیم حلقہ گول بازار مکرم عبدالعزیز صاحب نے مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا ٭

ربوہ والی بال ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کے زیر انتظام ایک والی بال ٹورنامنٹ مورخہ ۱۳ر جون بروز ہفتہ اتوار گول بازار میں شروع ہو رہا ہے۔ شائقین حضرات ۵ بجے بعد نماز عصر گول بازار میں تشریف لاکر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ
(حلقہ گول بازار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲